سیدہ رملہ بخاری

عقل کی بات

ارے! اس زمانے کو کیا ہو گیا ہے
بنامِ حوادث
گھٹا ٹوپ اندھیروں میں گم ہو چکا ہے
میں دیکھتی ہوں
کہ تیرہ شبی میں
گھنی غفلتوں کو
لوگوں کی بے انتہا نفرتوں کو
نئے سال کی پیش کر کے مبارک
سمجھتا ہے ہم متحد ہو گئے ہیں
مرے لوگو! دیکھو
مری بات سمجھو
یہ دنیا بہت گہرا اندھا کنواں ہے
زمانے کی سنگت سے
اس میں گرو گے
تو اٹھ نہ سکو گے
زمانہ عجب ہے
کہ اسکے پجاری
دو لفظ پڑھ کے
دکھاوے کی خاطر
دیتے ہیں جو درس علم و ہنر کا
مگر وہ نہیں جانتے اسطرح سے
بھرم ٹوٹ جاتا ہے عہد وفا کا
محبت کا الفت کی خوش کن ادا کا
یہ آغاز ہے باہمی چپقلش کا
جو اچھا نہیں
نام کے ہم مسلماں
زبوں حال ہیں
پھر بھی غیروں کے راہ سے گزرتے ہیں ہم
کفر کی طرز پہ زیست کرتے ہیں ہم
لفظ مسلم سے بھی شرم کرتے ہیں ہم
اب سمجھتی ہوں میں
کہ زمانے کا جادو سر چڑھ کے بولے ہے
اچھا نہیں ۔۔۔ بالکل اچھا نہیں
ہاں! مرے دیس کے
ایسے پیر و جواں باعث فخر ہیں
جن کی کوشش سے یہ سرزمین وطن
شاد و آباد ہے
میرے پرجوش لوگو یہ سوچو ذرا
کتنے ہوں گے ہمارے وطن کے غنیم
ان سے بچ کر رہو
ان کو قابو کر کے چھکتے رہو
آگے بڑھ کر زمانے کو اپنا کرو
پھر یہ پیغام دو
اے عدو! ہیں یہی تیری بربادیاں
اب زمانہ ہمارا ہے ہم اسکے ہیں
اس میں پوشیدہ مومن کی تقدیر ہے
بس یہی عقل و دانش کی تحریر ہے